مفت اشاعت نمبر ۱۷

شیعوں کے فتوے
ماتم جائز نہیں

شیعوں کی معتبر کتابوں سے مروجہ ماتم کی ممانعت کا ثبوت

مصنف

رئیس المحققین حضرت علامہ
مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ عالی
(مفتی دار العلوم قادریہ عالمیہ مراڑیاں شریف گجرات)

ناشر: جمعیت اشاعت اہلسنت
نور مسجد کاغذی بازار، کراچی

پیش لفظ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمعیت اشاعتِ اہلسنت (پاکستان) اہلسنت وجماعت کی ایک دینی تنظیم ہے جو مسلکِ اہلسنت کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں مختلف موضوعات پر علمائے اہلسنت کی کتب شائع کرکے مفت تقسیم کرتی ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی " شیعوں کے فتوے ماتم جائز نہیں" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس میں حضرت رئیس المحققین مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ العالی نے تحقیق کے ساتھ حوالے اور دلائل پیش کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل مؤلف وناشر کو جزائے خیر عطا فرمائے۔
آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

خادمانِ اسلام

اراکین جمعیت اشاعتِ اہلسنت
پاکستان

سیاہ لباس

شیعہ محدثین اور فقہاء و مجتہدین اس بات پر متفق ہیں کہ سیاہ لباس حرام و سخت ممنوع ہے دلائل ملاحظہ ہوں

① شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن بابویہ قمی بسند معتبر امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا تلبسوا لباس اعدائی" قال مصنف ھٰذا الکتاب: "لباس الاعداءِ ھو السواد" ترجمہ "میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو"۔ مصنف یعنی شیخ صدوق شیعی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے" (عیون اخبار الرضا ج ۲ ص۲۲ سطر ۱۴ و ۱۶ مطبوعہ ایران) شیعہ حضرات کے یہی شیخ صدوق رقمطراز ہیں کہ: "قال امیر المومنین علیہ السلام فیما علم اصحابہ: لاتلبسوا السواد فانہٗ لباس فرعون"۔ ترجمہ: "امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنا کرو کیونکہ سیاہ لباس فرعون کا لباس ہے"۔ (من لا یحضرہُ الفقیہ ج ۱ ص۱۶۳ سطر ۱)

③ مشہور شیعہ محدث علامہ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی اور شیخ صدوق بسند معتبر روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیاہ لباس کے بارے میں فرمایا کہ: "انہ لباس اھل النار" ترجمہ: "بیشک وہ (سیاہ لباس) جہنمیوں کا لباس ہے" (کافی ج ۶ ص۴۴۹ سطر ۹ من لا یحضرہُ الفقیہ ج ۱ ص۱۶۳ سطر ۱۶ دونوں مطبوعہ ایران

④ شیعہ مذہب کے تین بڑے محدث شیخ صدوق، شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی اور ملا محمد باقر بن محمد تقی مجلسی لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق رض سے سیاہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: لاتصل فیھا فانھا لباس اھل النار" ترجمہ: سیاہ ٹوپی میں نماز مت پڑھو کیونکہ بیشک سیاہ کپڑا دوزخیوں کا لباس ہے"، (من لایحضرہُ الفقیہ ج ۱ ص۱۶۲ سطر ۱۷ تہذیبُ الاحکام ج ۲ ص۲۱۳ سطر ۱۹ حلیۃ المتقین ص۸ سطر ۲ ہرسہ مطبوعہ ایران

⑤ جماعت محدثین شیعہ کلینی، شیخ صدوق، طوسی اور ملا باقر مجلسی وغیرہم روایت کرتے ہیں کہ: "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہٖ یکرہُ السواد اِلّا فی ثلثِ الخُفّ والعمامۃِ والکساءِ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیاہ لباس ناپسند فرماتے تھے مگر موزے عمامہ اور کمبل" (کافی ج ۶ ص۴۴۹ سطر ۵ من لا یحضرہُ الفقیہ ج ۱ ص۱۶۳ سطر ۳ تہذیب الاحکام عن جعفر بن محمد موقوفاً ج ۲ ص۲۱۳ سطر ۱۶ حلیۃ المتقین ص۸ سطر ۵ ہر چہار مطبوعہ ایران

⑥ مشہور شیعہ محقق ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ: "پوشیدنِ جامہ سیاہ کراہتِ شدید دارد در ہمہ حال مگر در عمامہ و عبا و موزہ و اگر عمامہ عبا ہم سیاہ نہ باشد بہتر است" ترجمہ: "سیاہ لباس پہننا شیعہ مذہب میں ہر حال میں سخت ناپسندیدہ ہے مگر عمامہ، عبا اور موزوں میں۔ اور عمامہ و عبا کا بھی سیاہ نہ ہونا بہتر ہے" (حلیۃ المتقین ص۷ سطر ۵ مطبوعہ ایران)

ثابت ہوا کہ

شیعہ مذہب میں؛

۱۔ سیاہ لباس رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کا لباس ہے

۲۔ سیاہ لباس فرعون کا لباس ہے

۳۔ سیاہ لباس دوزخیوں کا لباس ہے۔

۴۔ سیاہ لباس سخت ممنوع و حرام ہے۔

۵ سیاہ لباس ائمہ اہلبیت کو سخت ناپسند ہے اُسے پہن کر نماز پڑھنا بھی ممنوع ہے۔

سیاہ جھنڈے

(۷) شیعہ مؤرخ، محدّث و مجتہد مُلّا باقر مجلسی ایک طویل حدیثِ نبوی نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "پس رایت و علم دیگر نیز دمن آید از رایتِ اولیں سیاہ تر و تیرہ تر، و مثلِ اوّل جواب گویند مرا۔ پس گویم کہ من دو چیز بزرگ درمیان شما گذاشتم چہ کردید با آنہا؟ گویند کہ کتاب خدا را مخالفت کردیم و عترتِ ترا یاری نکردیم و ایشاں را کشتیم راندہ و پراگندہ کردیم۔ پس گویم کہ دور شوید از من پس برگردند از حوضِ کوثر با لبِ تشنہ و رو ہائے

سیاہ ترجمہ: نبئ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت دوسرا جھنڈا میرے پاس (حوضِ کوثر پہ) آئے گا جو پہلے جھنڈے سے زیادہ سیاہ اور بہت ہی کالا ہوگا۔ اس کے اٹھانے والے پہلوں کی طرح مجھے جواب دیں گے۔ پھر میں ان سے کہوں گا کہ میں نے تم میں دو بزرگ چیزیں (قرآن و عترتِ رسول) چھوڑی تھیں، تم نے اُن سے کیا برتاؤ کیا تھا؛ وہ کہیں گے کہ کتابِ خدا کی تو ہم نے مخالفت کی اور آپ کی عترت کی ہم نے مدد نہ کی، ہم نے ان کو قتل و برباد کیا اور پراگندہ کر دیا۔ میں اُن سے کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ چنانچہ وہ تشنہ لب، رُو سیاہ حوضِ کوثر سے لوٹ جائیں گے۔" (جلاء العیون ص۲۲۱ سطر ۲۵، مطبوعہ ایران)

نتیجہ

صاف ظاہر ہے کہ شیعہ مذہب میں

۱۔ عترتِ رسول (خصوصًا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے قاتل سیاہ جھنڈے والے ہیں

۲۔ قرآن مجید کی مخالفت کرنے والے بھی یہی لوگ ہیں

۳۔ قیامت کے روز یہ پیاسے اور ان کے چہرے سیاہ ہونگے۔

۴۔ سیاہ جھنڈے والوں کو حوضِ کوثر کا پانی اور حضور کی شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ اترجو امۃ قتلت حسیناً؛ شفاعۃ جدہ یوم الحساب:۔

قرآن حکیم
اور
کتبِ شیعہ سے ماتم و نوحہ کی ممانعت

مصیبت پر صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اپنی مصیبت اہلبیت کو یاد کرکے ماتم کرنا، چہرے یا سینے پر طمانچے مارنا، چہرہ و بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا بدن کو زخمی کرلینا، نوحہ و جزع فزع کرنا وغیرہ یہ باتیں خلافِ صبر اور ناجائز و حرام ہیں۔ ہاں جب خود بخود دل پر رقّت طاری ہوکر آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں اور گریہ آجائے تو یہ رونا نہ صرف جائز بلکہ موجب رحمت و ثواب ہوگا۔

لیجئے اب یہ مضمون دلائل کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَاللّٰہ یھدی السبیل ٥

(٨) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یا یھا الذین امنوا اصبروا" ترجمہ "اے ایمان والو! صبر کیا کرو" (القرآن ٣ : ٢٠٠

(٩) مشہور شیعہ مفسر علّامہ علی بن ابراہیم قُمّی، مُلّا محسن فیض کاشانی اور مشہور شیعہ محدّث اور شیعہ حضرات کے ثقۃ الاسلام علامہ محمد بن یعقوب کلینی آیہ مذکورہ کی تفسیر میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا! "اِصبروا علی المصائب" ترجمہ "مصیبتوں

پر صبر کیا کرو۔ (تفسیر قُمّی ج ١ ص ١٢٩ سطر ١ مطبوعہ ایران وتفسیر صافی ص ١١ سطر ١٦/١٥ مطبوعہ ایران ١٣٣٤ھ و کافی ج ٢ ص ٩٢ سطر ١٤ مطبوعہ ایران)

(١٠) شیعہ حضرات کے علامہ کلینی ہی اپنی معتبر سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: "عن ابی عبد اللہِ علیہ السلام قال الصّبر من الایمان بمنزلۃ الرّاس من الجسد فاِذا ذھب الرّأس ذھب الجسد کذٰلک اذا ذھب الصبر ذھب الایمان" ترجمہ: "امام جعفر صادق رض نے فرمایا کہ صبر ایمان کے لئے ایسا ہے جیسا کہ بدن کے لئے سر جب سر جاتا ہے تو بدن بھی جاتا رہتا ہے ایسے ہی جب صبر جاتا رہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے۔" (کافی ج ٢ ص ٨٧ سطر ٢١، ٢٢ مطبوعہ ایران و جامع الاخبار ص ١٣٦ سطر ٥ مطبوعہ ایران)

(١١) یہی علّامہ کلینی، نیز شیعہ حضرات کے شیخ صدوق قمی رقمطراز ہیں: "عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اِنّ الصبر والبلآء یستبقان الی المومن فیاتیہ البلآء وھو صبور' واِنّ الجزع والبلآء یستبقان الی الکافر فیاتیہ البلآء وھو جزوعٌ" ترجمہ "امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صبر اور مصیبت دونوں مومن کی طرف آتے ہیں تو مومن کو جب مصیبت آتی ہے تو وہ صابر ہوتا ہے اور جزع (بے صبری) و مصیبت کافر کی طرف آتے ہیں تو کافر کو جب مصیبت پہنچتی ہے تو وہ جزع (بے صبری) کرنے والا ہوتا ہے" (کافی ج ٣ ص ٢٢٣ سطر ٧ مطبوعہ ایران و من لا یحضرہ الفقیہ ج ١ ص ١١٣ سطر ٩ مطبوعہ ایران

(١٢) شیعوں کے تیسری صدی کے مجدد امام کلینی ہی تحریر کرتے ہیں،

"عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہٗ ما الجزع قال أشدّ الجزع الصُّراخُ بالویل و العویل ولطم الوجہ والصَّدرِ وجزّ الشعر من النواصی ومن اقامَ النّواحۃ فقد ترک الصّبر"

ترجمہ" جابر کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جزع (بے صبری) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا واویلا کیساتھ زور سے چلانا، بلند آواز سے چیخنا، چہرے اور سینے پہ طمانچے مارنا اور پیشانی سے بال نوچنا سخت ترین جزع (بدترین بے صبری) ہے۔ اور جس نے نوحہ کرایا اس نے بھی صبر کو ترک کیا" (کافی ج ۳ ص ۲۲۲ سطر ۱۹ مطبوعہ ایران)

نتیجہ

یہ نکلا کہ مذہب شیعہ کے مطابق

۱۔ مصیبت کے وقت صبر کا دامن ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے۔

۲۔ ماتم یعنی سینہ کوبی کرنا (نوحہ وغیرہ کرنا) بدترین بے صبری ہے

۳۔ صبر خصالِ ایمان سے ہے اور بے صبری (ماتم) خصالِ کفر سے۔

۴۔ ماتم شروع کرتے ہی صبر جاتا رہتا ہے اور صبر کے ساتھ ہی ماتم کرنے والے کا ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے۔

(خدا ایمان سلامت رکھے)

آمین

مزید دلائل

(۱۳) شیعوں کے معتبر مفسر علامہ قمی، ملا کاشانی اور کلینی زیر آیت: "وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ" نقل کرتے ہیں "فقامت ام حکیم ابنۃ الحارث بن عبد المطلب فقالت یا رسول اللہ ما ھذا المعروف الذی امرنا اللہ بہ ان لا نعصیک فیہ فقال اَن لا تخمشن وجھًا ولا تلطمن خدًا ولا تنتفن شعرًا ولا تمزقن جیبًا ولا تسوّدن ثوبًا ولا تدعون بالویل والثبور ولا تقمن عند قبرٍ فبایعھنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی ھذہ الشّروط" اللفظ للقمی ترجمہ: حضرت ام حکیم بنت حارث بن عبد المطلب نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ معروف (نیکی) کیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپکی نافرمانی نہ کرنیکا حکم دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ (بوقتِ مصیبت) چہرے کو زخمی نہ کرو، نہ رخسار پہ طمانچے مارو، نہ بال نوچو، نہ گریبان چاک کرو، نہ سیاہ لباس پہنو، ہائے ہائے اور ہلاکت ہلاکت نہ پکارو اور نہ ہی (ماتم کرتے ہوئے) قبر کے پاس کھڑے ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان شرطوں پر بیعت کر لیا۔ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۶۵ وتفسیر صافی ص ۵۳۱ سطر ۲۲ وکافی ج ۵ ص ۵۲۷ سطر ۱۵ وحیات القلوب ج ۲ ص ۴۶۰ سطر ۱۲ مطبوعہ ایران۔)

(۱۴) شیعہ حضرات کے علامہ کلینی نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں بالکل یہی مضمون امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نقل کیا ہے۔ (دیکھو: کافی ج ۵ ص ۵۲۷ سطر ۱ مطبوعہ ایران)

(۱۵) مشہور شیعہ مصنف ملا محمد باقر بن محمد تقی مجلسی رقمطراز ہے کہ:

"حضرت رسول) نہی فرمود از گریۂ بلند و نوحہ کردن در مصیبت۔"

ترجمہ: "حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصیبت میں بلند آواز سے رونے اور نوحہ کرنے سے منع فرمایا" (حلیۃ المتقین ص ۳۰۴ سطر ۲۴ مطبوعہ ایران)

(۱۶) یہی مجلسی صاحب لکھتے ہیں: "ونہی فرمود از طپانچہ بر روزدن در وقت مصیبت" ترجمہ: اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوقت مصیبت چہرہ پیٹنے سے بھی منع فرمایا:" (کتاب مذکور ص ۳۰۵ سطر ۲۴)

(۱۷) مشہور شیعہ محقق علامہ میثم بن علی بن میثم بحرانی نقل کرتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں: ینزل الصبر علی قدر المصیبۃ ومن ضرب یدہ علی فخذیہ عند مصیبۃ حبط اجرہ" (وفی نسخۃ) عملہ:
ترجمہ: صبر بقدر مصیبت نازل ہوتا ہے اور جس نے مصیبت کے وقت ہاتھ اپنے دوزانوں پر مارا تو اس کا ثواب اور اس کے عمل برباد ہو گئے۔ (شرح نہج البلاغۃ لابن میثم ج ۵ ص ۵۸۸ سطر ۱۹ مطبوعہ ایران ۱۲۷۶ھ)

(۱۸) شیعوں کے محدث مستند علامہ کلینی راوی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، وَاللہ لولا ان تکون سیئۃً لنشرت شعری و لصرخت الی ربی"۔ ترجمہ: "خدا کی قسم! اگر گناہ نہ ہوتا تو میں اپنے سر کے بال کھول کر زور زور سے چلّا کر اپنے رب سے فریاد کرتی:" (کافی کتاب الروضہ ص ۲۳۸ سطر ۳) مطبوعہ ایران۔

(۱۹) شیعہ محقق علامہ علی اکبر غفاری تحریر کرتے ہیں:
یحرم اللطم والخدش وجزّ الشعر اجماعًا۔
ترجمہ: مصیبت کے وقت چہرہ یا سینہ پیٹنا، زخم لگانا اور بال کاٹنا تمام امت کے اتفاق سے حرام ہے۔ (فروعِ کافی ج ۳ ص ۲۲۳ کا حاشیہ ۲ سطر ۲ - مطبوعہ ایران)

(۲۰) شیعہ مذہب کی معتبر و مقبولِ عام کتاب "تحفۃ العوام" کا مصنف رقمطراز ہے کہ صاحبِ مصیبت کے لیئے اپنا منہ پیٹنا، طمانچہ لگانا، اپنے آپ کو زخمی کرنا اور بال نوچنا وغیرہ حرام ہے خواہ اعزّہ کے مرنے میں ہو یا عزیزوں کے:" (جدید تحفۃ العوام مصدقہ علمائے شیعہ، طبع پنجدہم۔ جنوری ۱۹۶۹ء کتب خانہ عینیہ۔ موچی دروازہ (لاہور)

(۲۱) نازش اہلِ تشیع مُلا باقر مجلسی فتویٰ دیتے ہیں کہ: "جائز نیست خراشیدن رو وکندن و بریدن مو واحوط آنست کہ طپانچہ بر رُو و زانو وغیر آں نزند. وواجب است کفارۂ قسم بر زنیکہ موئے سر را بکند در مصیبت یا روئے خود را بخراشد کہ خون بر آید و بر مردیکہ در مرگ فرزندِ خود یا زنِ خود جامہ چاک کند"۔ ترجمہ: مصیبت کے وقت چہرہ زخمی کرنا اور بال نوچنا جائز نہیں اور احتیاط یہی ہے کہ چہرے، گھٹنے اور بدن کے دیگر حصوں (مثلاً سینہ وغیرہ پر طمانچے نہ ماریں۔ اور جو عورت مصیبت میں سر کے بال اکھاڑے یا اپنا چہرہ چھیلے کہ خون پھوٹ پڑے۔ نیز ایسا مرد جو کہ اپنے فرزند یا بیوی کی موت پر کپڑے چاک کرے اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے۔" (ملخصًا زاد المعاد شیعہ ص ۳۹۵ و ص ۳۹۶ سطر ۱۷ تا ۱۸ و ۱ تا ۳ طبع قدیم۔ ایران)

معلوم ہوا کہ شیعہ مذہب میں

۱۔ ماتم، بالخصوص منہ و سینا پیٹنا و نوحہ کرنا سخت گناہ و حرام ہے۔
۲۔ ماتم کرنیوالا خدا اور رسول و آئمہ اہلِ بیت کا سخت نافرمان اور اجماعِ امت کا مخالف ہے۔
۳۔ اس کا ثواب اور نیک اعمال سب برباد ہیں۔
۴۔ حلال سمجھ کر ماتم کرنیوالا سخت بددین، بے عمل بلکہ بدعمل بھی ہے۔

۵۔ ماتمی افعال کے ارتکاب پر کفارہ دینا واجب اور آئندہ اس گناہ سے توبہ و پرہیز لازم ہے۔

ماتم پیغمبر، امام یا شہید کا بھی جائز نہیں

(۲۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا، لولا انک امرت بالصبر ونہیت عن الجزع لانفدنا علیک ماء الشئون۔ "ترجمہ: اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور ماتم کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ کا ماتم کر کر کے آنکھوں اور دماغ کا پانی خشک کر دیتے۔" (شرح نہج البلاغۃ لابن میثم الشیعہ ج ۴ ص ۴۷۹ سطر ۲۰ مطبوعہ قدیم ایران ۱۲۷۶ھ)

(۲۳) شیعہ محدث علامہ کلینی اور ابن بابویہ قمی بسندِ معتبر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لفاطمہ علیہا السلام اذا انا مت فلا تخمشی علی وجہا ولا تنشری علیّ شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی علیّ نائحۃ۔ "ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت فرمائی کہ جب میری وفات ہو جائے تو مجھ پہ اپنا چہرہ نہ زخمی کرنا، نہ مجھ پہ بال کھولنا، نہ ہائے ہلاکت، ہائے ہلاکت کہہ کر پکارنا اور نہ ہی مجھ پر نوحہ کرنا۔" (کافی ج ۵ ص ۵۲۷ سطر ۱۶ مطبوعہ ایران وحیات القلوب ج ۲ ص ۶۸۷ سطر ۲۱ مطبوعہ ایران وجلاء العیون ص ۶۵ سطر ۱۳ مطبوعہ ایران)

(۲۴) شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ صدوق رقمطراز ہیں: عن جعفر ابن محمد انہ اوصی عند ما احتضر فقال لا یلطمن احدکم علیّ خدا ولا یشقق علیّ۔ ترجمہ: امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ "ہرگز تم میں سے کوئی شخص میرے ماتم میں رخسار پہ طمانچے نہ مارے اور ہرگز مجھ پہ گریبان چاک نہ کرے" (دعائم الاسلام ص ۱۳۰ ابتدائی سطور نسخہ قلمی)

کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

(۲۵) مشہور شیعہ مصنف احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی اور مُلّا باقر مجلسی وغیرہما امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شبِ عاشورہ میدانِ کربلا میں اپنی ہمشیرہ محترمہ بی بی زینب کو زوردار الفاظ میں وصیت فرمائی کہ "یا اختاہ انی اقسمت علیک فابری قسمی لا تشقی علیک جیبا ولا تخمشی علی وجہا ولا تدعی علی بالویل والثبور اذا انا ہلکت۔" ترجمہ "اے بہن! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو میری قسم پوری کرنا کہ جب میری وفات ہو جائے تو مجھ پر گریبان چاک نہ کرنا، نہ مجھ پر چہرہ نوچنا اور نہ مجھ پر واویلا اور ہائے ہائے ہلاکت کے الفاظ پکارنا۔" (اعلم الوریٰ باعلم الہدیٰ بحوالہ اخبارِ ماتم ص ۲۳۵ سطر ۲۶ واخبارِ ماتم ص ۳۹۹ سطر ۱۹ وجلاء العیون ص ۳۸۷ سطر ۲۶)

اخبارِ ماتم کے شیعہ مترجم وشارح نے یہ وصیت بایں الفاظ نقل کی ہے کہ: "اے بہن! تمہیں بھاری قسم دیتا ہوں جب میں دشتِ کربلا میں شہادت پاؤں زنہار (ہرگز) گریبانِ پیرہن چاک نہ کرنا، رخساروں پر طمانچے نہ مارنا، منہ کو نہ نوچنا، بال سر کے نہ کھولنا، نعرہ واویلا اور نالۂ جاہلانہ سے نہ چلانا۔"

(اخبارِ ماتم مترجم ص ۴۰ سطر ۲)

ایک شبہ: فرشتوں نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی بشارت دی تو "فاقبلت امرأتہ فی صرۃ فصکت وجہہا" ترجمہ "آپ کی بیوی (سارہ) چلانے لگیں پس اپنا منہ پیٹ لیا۔" (القرآن ۵۱: ۲۹) معلوم ہوا کہ ماتم کرنا حضرت سارہ کی سنت ہے۔

شبہ کا ازالہ: کوئی شیعہ اس آیت سے حضرت سارہ کا ماتم کیلئے

پیٹنا ہرگز ثابت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قدیم ترین شیعہ مفسر علامہ قمی کے مطابق یہاں "صکت" پیٹنے کے معنی میں نہیں ہے۔

(۲۶) وہ لکھتے ہیں (واقبلت امرتہ فی صرۃ) ای فی جماعۃ (فصکت وجہہا) ای غطتہ بمابشرھا جبرئیل باسحق" ترجمہ: سارہ عورتوں کی جماعت میں آئیں اور حیا سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے انہیں اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تھی"۔ (تفسیر القمی ج ۲ ص ۳۳۳ مطبوعہ ایران) اگر اب بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو شیعہ صاحبان کو چاہیئے کہ ماتم شہداء کے بجائے بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری سن کر ماتم کرنے کا معمول بنالیں۔ تاکہ اپنے خیال کے مطابق سنتِ سارہ پر عمل پیرا ہو سکیں۔

مہندی، پنجہ، گھوڑا و تعزیہ

کہا جاتا ہے کہ کربلا میں قاسم (بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی شادی ہوئی تو حضرت قاسم نے مہندی لگائی۔ مروجہ رسم مہندی نکالنے کی اسی کی نقل ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت مخفی نہیں کہ کربلا کا معرکۂ خونیں شادی کا موقع ہرگز نہ ہو سکتا تھا۔ نیز مہندی پانی میں ملا کر لگائی جاتی ہے اور اہلبیت کے لیئے تو پانی بند تھا۔ یونہی پنجہ و گھوڑا نکالنا اور مروجہ تعزیہ بنانا یہ سب بدعاتِ باطلہ اور الضاب میں داخل ہیں۔ آئمہ اہلبیت سے ان چیزوں کی قطعاً کوئی سند نہیں ملتی۔ فی الحقیقت یزیدیوں نے تو صرف ایک دفعہ اہلِ بیت پر مظالم ڈھا کر کوفہ و دمشق کے بازاروں میں گھمایا تھا لیکن یہ لوگ ہر سال یزیدیوں کے کرتوتوں کی نقل بنا کے گلی کوچوں میں گھماتے پھرتے ہیں۔ پھر اس پہ دعویٰ محبت بھی۔ اللہ تعالےٰ ہدایت دے۔

کتب شیعہ سے "ماتم و نوحہ دیکھنے اور سننے کی ممانعت"

(۲۸) شیعہ حضرات کے شیخ صدوق نقل کرتے ہیں "نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عن الرنۃ عند المصیبۃ ونھی عن النیاحۃ والاستماع الیھا" ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقتِ مصیبت بلند آواز سے چلانے، نوحہ و ماتم کرنے اور اسے سننے سے منع فرمایا" (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۳ سطر ۳۔ مطبوعہ ایران)

ماتم کی ابتدا: سب سے پہلے ابلیس نے ماتم کیا تھا۔

۲۸۔ علامہ شفیع بن صالح شیعی عالم لکھتے ہیں کہ "شیطان کو بہشت سے نکالا گیا تو اس نے نوحہ (ماتم) کیا" (مجمع المعارف ص ۱۴۲ سطر ۱۷ مطبوعہ ایران)

(۲۹) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا باقاعدہ ماتم کوفہ میں آپ کے قاتلوں نے کیا (دیکھو جلاء العیون ص ۴۴۵ سطر ۱۹ تا ۲۵، مطبوعہ ایران)

(۳۰) پھر دمشق میں یزید نے اپنے گھر کی عورتوں سے تین روز تک ماتم کرایا۔ (جلاء العیون ص ۴۴۵ سطر ۱۹ تا ۲۵، مطبوعہ ایران)

موجودہ طریقِ ماتم کا آغاز کب ہوا؟ اور کس نے کیا

بارہ اماموں کے عہد تک موجودہ طرزِ ماتم کا یہ انداز روئے زمین پر کہیں موجود نہ تھا۔ چوتھی صدی ہجری میں المطیع اللہ عباسی حکمران کے ایک مشہور امیر معز الدولہ (جو آلِ بویہ سے تھا) نے یہ طریقِ ماتم و بدعاتِ عاشورہ ایجاد کیں علامہ سیوطی فرماتے ہیں، فی سنۃ اثنین وخمسین (وثلثمائۃ) یوم عاشوراء الزم معز الدولۃ الناس بغلق الاسواق ومنع الطباخین من الطبخ ونصب القباب فی الاسواق وعلقوا علیھا المسوح واخرجوا نساءً

منشورات الشعور يلطمن بالشوارع ويقمن الماتم على الحسين وهذا اول يوم نيح عليه ببغداد۔" ترجمہ: ۳۵۲ھ میں عاشورہ کے روز معزالدولہ نے بازار بند کرا دیئے، باورچیوں کو کھانا پکانے سے منع کر دیا اور بازاروں میں کلسدار لکڑیاں نصب کر کے ان پر ٹاٹ ڈلوا دیئے۔ عورتوں کو اس طرح باہر نکلنے کا حکم دیا کہ بال کھولے ہوئے منہ پر طمانچے مارتی ہوئی سڑکوں پر امام حسین کا ماتم کریں۔ بغداد میں یہ پہلا دن تھا جس میں حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ماتم کیا گیا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۷۸ مطبوعہ مجتبائی۔ دہلی)

مشہور مستشرق HITTI اس دور کے متعلق لکھتے ہیں: Shia festivals were now established particularly the public morning on the anniversary of Al-Hussain's death (10th of Moharram)

(History of the Arabs) صفحہ ۴۷۲ مطبوعہ لندن ۱۹۵۴ء

ترجمہ: شیعہ میلے پہلے اس دور میں قائم ہوئے خاص طور پر حضرت امام حسین کا پبلک مقامات پر ماتم جو دسویں محرم کو ہوتا ہے اسی دور کی ایجاد ہے۔ جسٹس امیر علی بھی رقمطراز ہیں: Muiz-ud-dawla although a pattern of arts and literature, was cruel by nature. He was a Shiah, and it was he who established the 10th day of the Moharram as a day of morning in commemoration of the massacre of Karbla.

(SHORT HISTORY صفحہ ۳۰۲ مطبوعہ لندن ۱۹۵۱ء)

ترجمہ: معزالدولہ اگرچہ علم و ادب کا مربی تھا۔ مگر اس کی فطرت بہت ظالم تھی وہ شیعہ تھا اور یہی وہ شخص ہے جس نے دسویں محرم کو شہادت کربلا کی یاد میں ماتم کا یہ طریقہ قائم کیا۔" (عقبات صفحہ ۲۰۱) ڈاکٹر براؤن نے تاریخ ادبیات ایران ج ۲ ص ۵۵۱ میں بھی یہی مضمون لکھا ہے)

سُنّیوں کیلئے لمحۂ فکریہ!

قارئین کرام جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اس میں مصنفِ کتاب نے نہایت تحقیق اور دلائل کے ساتھ مروجہ ماتم سے متعلق انہی کے فتوؤں سے اس کی وضاحت فرما دی ہے۔

لیکن اسمیں سنیوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ جیسے ہی محرم الحرام کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو سنی نوجوان کالے کپڑے پہننا شروع کر دیتے ہیں۔ تعزیہ داری میں لگ جاتے ہیں۔ ہماری عورتیں شیعوں کے امام باڑوں میں جا کر نذرانے اور پیتل کے ہاتھ اور پاؤں چڑھاتی ہیں۔

حالانکہ یہ مقدس مہینہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ جس طرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کے لئے اپنی جان و مال سب کچھ قربان کر دیا اور ہم انکے ماننے والے ان سے محبت کا دعویٰ کرنے والے انکی تعلیمات سے روگردانی کریں یہ کہاں کا انصاف ہے۔

سنیوں کے امام اعلیحضرت مولانا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں

"شیعوں کی مجلس میں جانا مرثیے سُننا اور انکی نیاز لینا حرام ہے۔"

نیز فرمایا۔

"محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ خصوصاً سیاہ (کالا لباس) کہ شعار رافضیانِ لئام ہے"

(احکام شریعت۔ حصہ اوّل صفحہ 146 مسئلہ 49)